ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمانؑ

سلسلہ کے دیکھو البدر نمبر ۶ جلد ۳ مورخہ ۸ فروری ۱۹۰۴ء

خدا تعالے نے قرآن شریف مین فرماتا ہے "قلیل من عبادی الشکور" کہ شکر گذار اور سمجھدار بندے ہمیشہ کم ہوتے ہین جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہین اور خدا تعالے نے ان کو اپنی محبت اور تقوے عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہون مگر اصل مین وہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالے نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم مین ہین +

یہ کبھی نہین ہو سکتا کہ جو لوگ شرارتون منصوبون اور حیلہ بازیون مین رہتے ہین ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندون کے برابر ہون جن کی عظمت خدا کی نظر مین ہے۔ عبد اللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بار بار موقعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ مین نے حق کو پا لیا اس کی آگے جان کیا شے ہے سوچکر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شئے دیسکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگون کی یہ ہے کہ صحبت اکر نہین حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہین ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس مین نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اُسے دنشاان کہا اتا ہے اپنی کثرت پر ناز کرتے ہین۔ کتاب اللہ کی عزت نہین کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہون کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیح موعود کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس مین ان کی تعداد کروڑون تک پہونچی اور کثرت ہوئی فیج اعوج کہا ہے۔ پھر اصل مین یہ کثرت بھی نہین ہر خود ان مین پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنیوالا نہ آوے گا۔ خود انہی مین سے ہین جو مانتے آئے ہین کہ مسیح اسی امت مین سے ہو گا صحیح حدیثون مین امامکم منکم موجود ہے سورہ نور مین منکم ہے +

معراج مین آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ مسیح نہین ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہین ان تمام نبوتون کے بعد اور ان کو کیا چاہئے +

۱۲ جنوری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس مین ہلاکت اور عذاب مختلف پیرائون مین ہو رہے ہین۔ کہین طوفان سے کہین زلزلون سے۔ کہین آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتین دنیا مین ہوتی رہی ہین مگر آج کل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت مین طاعون کا نام نہین ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگون نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلون سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظون کا کام نہین کہ اس کا علاج کر سکین عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرۃ نہین پکڑتے کہتے ہین کہ ہمیشہ بیماریان وغیرہ ہوا ہی کرتی ہین فرمایا قرآن شریف مین طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا مین ہمیشہ ہوتے رہتے ہین کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا ...... ہمیشہ دنیا مین وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہو اور ہولناک صورت سے ظاہر ہون اور ایک دنیا مین تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہین وحی بھی اسیطرح سے ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگون کو سچی خوابین آتی ہین۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلا دین

گذشتہ دنون مین عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہون نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپنے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے اکثر شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا تھا انہی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہین کیونکہ لوگ نمازین پڑھتے ہین۔

اس پر آپنے فرمایا کہ عام طور پر دہریت دلون مین گھر کر گئی ہے لاکھ ہا مسلمان عیسائی ہو گئے ہین صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہین تو کیا یہ چاہتے ہین کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس مین روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہین ہے۔ اگر نہین تو چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑیگا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہین صرف پوست ہی ہے ایسی کہتے ہین کہ ضرورۃ نہین +

اہل تشیع کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادۃ کو سنکر جسطرح ان کا جگر پارہ پارہ ہوتے ہین اس مین سے تکلف اور تصنع کو دور کر کے باقی ان لوگون کے حق مین جو دلی خلوص سے امام سے محبت رکھتے ہین اور ان کی شان مین ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہین فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہین کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی ...... مین آنسوؤن سے رو لے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقہ ہین۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہین۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہین۔ بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے نقول ہین +

یکم فروری سنہ ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قوائ خواہ کتنے ہی قوی ہون اور عمر کس قدر ہی اطائل کیون نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہین ہے نہین معلوم کہ کس وقت موت آ جاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریرون کے

ہم نے پورا کر دیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانون تک ایک دفعہ خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہونچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس مین ایک بڑا حصہ ایسے لوگون کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہین اور محض مولویون کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہین جو کچھ یہ مولوی کہدیتے ہین اُسے آمنا و صدقنا کہکر مان لیتے ہین ہماری طرف کی باتون اور دعون اور دلیلون سے محض ناآشنا ہوتے ہین اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہرون مین جاکر بذریعہ تقریر کے لوگون پر اتمام حجت کیجاوے اور ان کو بتلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہین فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جسکا خلاصہ مین نے درج کر دیا ہے حضرۃ اقدس عہ بہت دور نکل گئے تھے اور مین پیچھے پہونچا۔ حافظ روشن علی صاحب برادر ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کی زبانی یہ خلاصہ سنکر درج کیا گیا ہے جس کی تصدیق دیگر احباب نے بھی کی۔ اس اتمام حجت کے بعد پنجاب کے بڑے بڑے شہر یا تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہون گے اور بصورت انکار سخت غضب کے۔

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خوابین بھی آئی ہین مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہین ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہین ہے پھر مجھے لوگون پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہین ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہین جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہین ✦ سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جاوین گے۔

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہین آئی۔ اسوقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر مین فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائین کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس مین ایسی پنہان ہو جس کا مجھے علم نہین تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا وعدے تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلون مین مر کھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کی برعکس قوم نے کارروائی کی۔ جماعت کی شامت اعمال کا اثر مامور پر پڑتا ہے۔ جنگ احد مین ایک طائفہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا تو آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ستر زخم آپ کو لگے دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر مین دھس گئی کہ صحابہ زور لگاکر اُسے نکالتے اور نہ نکلتی۔

اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسکی کیا پیش چل سکتی ہے۔

۲ فروری ۱۹۰۴ء سے ۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت علیل رہی اور بایں وجہ سیر بھی ملتوی رہی برد اطراف جگر وغیرہ کے دماغی امراض جو آپ کو مصلحت الٰہی سے لاحق ہین ان کے دورے رہے۔ مختلف اوقات مین آپ شریک نماز باجماعت ہوتے رہے اور جو اذکار ان اوقات مین ضبط ہوئے وہ ہدیہ ناظرین ہین ✦

مرحوم رحمت علی کے ذکر پر آپنے فرمایا کہ اس کی پاکیزہ فطرت کی نشانی ہے کہ افریقہ مین غائبانہ طور پر ہمین قبول کیا اور اس چھوٹی سی عمر مین ترقی اخلاص بھی کی۔ اس سال مین اور بھی ہمارے مخلص فوت ہوئے ہین ✦

شہید کے تذکرے پر آپنے فرمایا کہ دوسری تمام شیرینیون کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنیوالی لکھا ہے مگر یہ ان مین سے نہین ہے آنب وغیرہ اور دیگر پھل اس مین رکھکر تجربے کئے گئے ہین کہ وہ بالکل خراب نہین ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہین ✦

فرمایا کہ ایک دفعہ مین نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی انجماد پاکر مثل پتھر کے سخت ہو گئی۔ جیسے پتھر نہین ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہین ٹوٹتی تھی

خدا تعالےٰ نے اُسے شفاء للناس کہا ہے واقعی مین عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیون .... وغیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس مین ال جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ) ناس (بندے) ہین اور اس کے قرب کے لئے مجاہدے اور ریاضتین کرتے ہین ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اُسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس مین پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہین نیکون کے بھی۔ بدون کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور مین گذر جاتے ہین پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتین اور صورتین لیکر دوسرے دور مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔

مخدوم حضرۃ مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور یہین سے ٹھوکر کھاکر لوگ تناسخ کے قائل ہو گئے ہین ✦

۵ و ۶ فروری ۱۹۰۴ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لیگئے لیکن مین اس سیر مین ایک مغالطہ کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا ۶ تاریخ کو عصر کے وقت آپنے مجلس فرمائی مختلف تذکرے ہوتے رہے سر سید کا ذکر آگیا۔

مداہنہ کی انتہا فرمایا دوسری قوم کے رعب مین آکر اور ان کی ہاں مین ہاں ملاتے ہوئے آخر یہان تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام مین ...... تثلیث کے ماننے والون کو بھی نجات یافتہ قرار دیگئے مداہنہ کی انتہا یہی ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف مین اسی لئے ہے لن ترضیٰ عنک الیہود و النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتہم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے مداہنہ سے مومن کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین مین درج ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اس وقت ان لوگون (یعنی مخالفون) مین سے شاذ و نادر ہی ہوگا جو ہم سے راضی ہو اور ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہان اگر شخصی طور پر کسی کی ذات مین اخلاق سرشت ہوا ہوا ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے ورنہ قومی طور پر ہم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہین چاہتے ✦

اجتہادی غلطی

کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرۃ صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ شاتان تذبحان کا الہام جواب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارے میں لکھا گیا ہے وہ قبل ازین کسی تصنیف مین مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپان ہوچکا ہے اسپر آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد مین غلطی ہوجاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اور شئے ہے اور تفہیم الہی اور شئے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالے نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دئے۔ اس الہام مین یہ الفاظ بھی لکھے ہین عسی ان تحبوا شیئا وھو کرہ لکم اب دیکھنا چاہئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس مین تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیان انبیاؤن سے ہوتی رہین کہ نہین جیسے کہ خواب مین ابوجہل نے آنحضرۃ صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپنے اس کے یہ معنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہوجاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر عکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ مین آسے۔

ایک مفتری کی زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہماری سلسلہ مین سچائی کی خوشبو ہے کہ نہ واعظ ہین نہ کانفرنسین جو مختلف مقامون پر ہوتی ہین) نہ لکچرار ہین لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگون کے دلون مین پڑتی جاتی ہے ان لوگون نے بہتیرا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہین لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کب کے کامیاب ہوجاتے۔ ہم یہان چپ چاپ بیٹھے ہین کسی تدبیر اور ایسی طاقت سے کام نہین لیتے کہ اثر انداز ہو نہ دورے لگا رہے ہین نہ کچھ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہوتا ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہین اور کوئی دن ایسا نہین چڑھتا کہ اس مین کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ

فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہین ایک وہ جو بغض و حسد مین جلے ہوئے ہین اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہین ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرلے ہین ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہین نہ ادھر ہین نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملانون کے زیر اثر نہین ہین ورنہ ان کے ساتھ ملکر سب و شتم کرتے پس اس لئے وہ ہماری مد مین ہین۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے

یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہوتا تو چپ رہنے والے اصل مین کوئی شئے نہین ہین انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگون کو خواب غفلت سے بیدار کرتے ہین ان کی باتون مین چونکہ آسمانی تائید نہین ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالی کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہین۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھین تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہین تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہمپر کیا کیا الزام لگاتے ہین کہین کہتے ہین کہ یہ پیغمبرون کو گالیان دیتے ہین کہین کہتے ہین کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہین کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتون سے فائدہ اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہین۔

اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا برسون کا کام دنون مین ہو رہا ہے لوگ آگے ہی منتظر ہین۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھین اس طرف لگی ہوئی ہین کہ آنیوالا آوے۔ جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ مین ہمین پیش کرتے ہین تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پالیتے ہین۔

۷ فروری ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ مین زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ (علیہ الصلوۃ والسلام) کو لاحق ہین اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہین جو کہ حضرۃ مسیح موعود کی علامات مین بتلائے گئے ہین۔ آپنے ڈاکٹر صاحب سے دردگردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپنے یکایک اطراف بدن پر چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے متعلق عرض کین۔ آخر اسی تذکرہ مین آپنے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہین حالانکہ اللہ تعالی کا یہ منشا نہین ہے یہ منتظر ہین کہ عیسی علیہ السلام آسمان سے آوین اور دو زرد چادرین اوڑھی ہوئی ہون ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہین بتلاتے کہ آیا وہ چادرین آسمان پر ہی رنگی جاوین گی یا یہان سے ہی فرشتے لیکر آسمان پر پہونچا دین گے اور وہ اوڑھ کر نیچے اترینگے ان چادرون سے مراد امراض ہین اور یہی دو لون امراض ہمین لگی ہوئی ہین۔ نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونون مین مین ہمیشہ مبتلا رہتا ہون۔

سر کی بیماری کا راز

سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورۃ تھی اور ہمین اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دئے اور یہ بھی اس مین حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمین گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہین۔

نزول کے لفظ مین بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالے کی طرف سے ہین اس مین انسانی دخل نہین ہے اور جب وہ انسانی ارادون اور منصوبون سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالی ہی کی ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہین کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگون نے سب امور کو جسمانی بنالیا ہے۔ چادرین رنگی ہوئی ہین گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ مین نیزہ اور جنگلون مین سور مارتا پھرتا ہے۔ ان مین بھی ہندین کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہین ادھر ہاتھ مین نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جسے ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صلا پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ مین مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالے کس طرح حکام کے دل پر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح مین

اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو وہ دنیا ہے دین کی فکر اور اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہین دنیا کو کیڑے بنے ہوئے ہین عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپنے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد مین اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ اب صرف قلمون اور کاغذون کا کام ہی نہین ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے۔ کتابین ہم نے لکھین تو اس کے مقابل پر انہون نے بھی لکھدین لوگ اپنے اپنے نفس کے فکر مین اس قدر مصروف ہین کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہین ہوتی۔ اور جب انہون نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیسے کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ ابھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہون نے دعا کی طرف توجہ کی تا کہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ع ۱۵- یعنی جب رسولون نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہون نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر آپنے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے اراراٹ کہتے ہین؛

اراراٹ کی وجہ تسمیہ۔ اس کا نام اراراٹ اسی لئے ہے۔ راٹ عبرانی زبان مین پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہین اور ارا معنے مین نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش مین چارون طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام اراراٹ پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنون کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے۔ مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہین کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہین کر سکتا اور رد نہین کر... سکتا آخری زمانہ مین شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی۔ کیونکہ وہ شیطان کا آخری جنگ ہے مگر مسیح موعود کی دعائین اسے ہلاک کر دین گی۔

دل را بدل رہیست دلون کو دلون سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمین برا جانتے ہین اور ہمارے استیصال کے درپے ہین ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہین جانتے بلکہ آپس مین ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہین یہ ان کی فطرتون نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا انہون نے ہمین جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہین خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگون نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہین تو ہم ہی ہین اور کوئی فرقہ مسلمانون مین سے نہین ہے

فطر کے معنے فطر کے معنے پھاڑنے کے ہین اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے لعنت آتی ہے تو نیک قوتین پھٹنا شروع کر دیتی ہین *

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیذرک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہین کہ تجھے چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب مین فرق نہ کر دے۔ عیسائیون کا جب سے پنجاب مین قدم پڑا ہے مسلمانون نے بھی ان کی ابطال مین کمی نہین کی رسالہ اور کتابین وغیرہ ان کی تردید مین ہمیشہ نکلتے رہے لیکن... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیون کی جمعیت بڑھتی گئی اصل مین اس کا استیصال جانگداز اور دلسوز دعاؤن پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحو سے ظاہر ہے جب تدبیرین کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخرکار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچے تو پھر مطلب ہو جاتا ہے *

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگون کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور ابطلان کی استیصال کے لئے دعائین کرین ان کی توکل دعائین اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہین۔ حالانکہ اس زمانہ مین دعا ایک جنگ ہے اور خود دعا مین مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ مین ایک مکان بنالون کہ وہان تخلیہ مین دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہین رہا کیونکہ پادریون وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگون کو اغراض نے دبا رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلون پر ہونا چاہئے وہ نہین ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیئے کہ دعا مین لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالے کے وقف کرے اور دین کی تائید مین لگے۔

حضرت مسیح ع کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہون نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دین گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی... موت ہوگی جس سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ مین بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہین کہ سمع دعاؤہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس وقت سنی گئی کہ وہ لعنتی سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہین کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاویگی اس کی دعا اپنی موت کے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے

درخواست دعا

ایک ہمارے بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار مین ہین ذیل کے الفاظ مین احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہین

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا مین کشتی کے بے بس ہو جانے سے اس کے غرق ہونے یا ٹوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الٰہی شامل ہو تو فوراً کنارے جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب سے دعا کا خواستگار ہون

عبداللہ از ریاست گوالیار

پردہ

آج کل عورتون کے پردہ پر اکثر اخبارون مین لے دے ہو رہی ہے ۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہین کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھہ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی تردید کرنے رہتے ہین اس لیے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھہ کلمات نکل جاوین تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ۷ فروری کی سیر مین پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف مین ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو ۔ پھر فرمایا کہ عورتون کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم متعفن ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کے حبس مین زندگی بسر کرنی پڑتی ہے ۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہین اور برا جانتے ہین لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہین ہے تو ہمین اس کے بجا لانے مین کیا تامل ہے ۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت مین .... مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہین ان کو حبس مین رکھنا معصیت کا موجب نہ ہو ۔ مین گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتون کے ساتھہ باغ مین سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کرون ۔

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہین اور ان مین تفریط ہے اور مسلمانون مین افراط ہے کہ گھرون کو عورتون کے لیے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھہ لیجایا کرتے جنگون مین بھی اپنے ساتھہ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے وہ ٹھیک ہے ۔

مولوی عبد الکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر مین ایک کتاب پردہ کی تردید مین لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرتمند مسلمان نے پردہ کی تائید مین ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہون تو انگلستان اور فرانس مین جا کر وہان کی زنا کاریون ۔ بے حیائیون ۔ ولد الزنا ؤن کو دیکھ لو ۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید مین ایک مثنوی ایک اخبار مین درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شئے پردہ مین ہوتی ہے اور جب تک پردہ مین ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ لکھتے لکھتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ مین ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر نو تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف مین تقریرین کرتے ہین ان مین سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہین ہے اپنی بیبیون کو انہون نے بڑی بڑی محفوظ مکانون مین رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہین دیتے ۔ لاہور کے ایک بڑے سربرآوردہ بیرسٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت مین بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اُسے خط لکھا کہ مین فلان ٹرین مین لاہور پہونچونگا آپ معہ اپنی بیوی کے سٹیشن پر ملاقات کرین اور اپنی بیوی کو مجھہ سے انٹروڈیوس کرا دین (بیرسٹر صاحب نے اس پر عمل نہ کیا) ایک دفعہ پردہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ نیچری لوگ اس پر بہت زور دیتے ہین کہ پردہ کی رسم کو اُڑا دینا چاہیے اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قادیانی نے لطیف نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اُسے ہٹایا جاوے پردہ نشینون کا کام ہے پس جس حالت مین عورتین کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے اس کی نسبت کوئی شکایت پبلک مین نہین کرتین تو ان مردون کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہین ۔ مدعی سست و گواہ چست والی مثال ہے ۔

افغانستان اور مسیح موعودؑ

حضرۃ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت کے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھہ وابستہ ہو گئے ہین اس لیے وہان کی آمدہ خبرون سے ہمین اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہیے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر مین خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جان کو ہتھیلی پر رکھ کر چلنا پھرنا اس کے باشندون کا کام ہے اور جنہون نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھہ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے حق قتل کر دیا جاوے ۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعودؑ کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم بڑھہ جاوے اور جا امتیاز مذہب بنی نوع انسان پر ہمدردی کی روح ان مین پھونکی جاوے تو یہ تغیر و تبدل بھی عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھہا روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہان قائم ہون اور ہزارون حیلون سے رفتہ رفتہ ان اقوام سے اصلاح لے جاوین اور ان کی قوتون کو کمزور کیا جاوے ۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت اور تاثیر سے یہ مطلب شفقت علی خلق اللہ کا حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور سلاطین کے لیے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے ۔ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا اشتہار اس سرزمین مین دے گئے ۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے ۔ لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً کن کن رنگون مین جلوہ دکھلاتا ہے ۔ یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے ۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان مین ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہان سے ایک مجذوب کابل مین آیا اور اس نے مختلف جگہون پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبد اللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھہ مارے گئے ہین اور مین دیکھتا ہون لیکن یہ لوگ نہین دیکھتے کہ اس کا پیر کابل مین موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل اپنے کیے کی سزا پاوے ۔ عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبون پر حسن اعتقاد ہوتا ہے اس لیے کابل مین بہت کھلبلی ہے ایسے مجذوب جو کہ مامورین مین سے نہین ہوتے اگرچہ ان کی کلام بہ حیثیت ایک تحدیانہ پیشگوئی کے نہین تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا مین وہ اہل اللہ اور مامورین سے مناسبت رکھتے ہین ۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہین ۔ اسلیے ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چندان یقین نہین کرتے لیکن ہان خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کابل ہو گیگا وہ ضرور پورا ہوکر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہان شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہان رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہان جانا ہی ہے ✦

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام محمد سعید ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد وقامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہین اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہین جب آپکے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل مین طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگون نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کر کے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تہا کہ جو کچھہ ان کا عقیدہ تہا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور مین مر جاؤن تو کیا حرج ہے آخر مین اُسی باپ کا فرزند ہون ✦

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہین اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے تیس ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہان کی جریب سے طول مین ۳ گنا ہوتی ہے اور جن قاضیون نے مولوی صاحب شہید کی قتل پر فتوے دیا تھا کچھہ ان کی ناجائز کارروائیون کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان قاضیون کی وقعت امیر صاحب کے دل مین گھٹ گئی ہے۔

کابل مین قحط سے پریشانی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگون سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہین اور اس کے لئے سا ٹھہ ہزار جانوران باربرداری سرکاری ہین بہر حال خدا کی باتین پوری ہوکر رہتی ہین اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سرزمین کابل مین مہر لگائی ہے ✦

جیسے سرالشہادتین مین فاضل امروہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ لکہا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعدہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قحط منجملہ اسی کے ہے کاش کہ اہل کابل عبرت پکڑین ✦

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہین ✦

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال صاحب کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہونچے ہین۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈریس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اپنے ان تمام بھائیون کے حق مین جو خیر و عافیت سے واپس آنے کی دعا مانگین جو کہ اس وقت اپنی محسن برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ مین اپنے صدق و وفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہین اور جو سومالی جہاد کی غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو چاہنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہین ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیگر مخالف اور مفتری مولویون کے منہ پر سیاہی مل رہے ہین ✦ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جدبالی لڑائی مین (جس مین عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائی صاحب جمن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن ومربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھہ سے شہید ہوکر داخل جنت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سمالی موتنڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپکے شکم مین گولی لگی۔ کچھہ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے۔ اور گر پڑے۔ تب دو زانو ہو بیٹھکر

کلمہ شہادۃ باآواز بلند ورد وبان رکھا

بعدہ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بہالون سے ہلاک کیا۔ وہان ہی آپکے نمک حلال وفادار سائیس اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالے ان کو عزیز رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹنٹ یورپین بھی وہان ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی۔

ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لا کر دفن کرین لیکن اللہ تعالی کو یہ منظور نہ تہا۔ ڈاکٹر جمن خانصاحب نے اپنے افسرون کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ مین نے اپنے افسرون سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا یا۔ آخرش ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہان پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم ومرحوم بھائی صاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار تھے آپ کی وفات حسرت آیات البدر والحکم مین شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تہا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کر کے مین نے اپنے پاس منگوا لیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کر کے روپیہ آپ کی خدمت مین روانہ کردون آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب بیوی صاحبہ یا بھائی صاحب کو دیدین یا جیسا مناسب ہو کرین اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پسماندگان کے ساتھہ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرما دین۔ حضرۃ اقدس کی خدمت مین دعائے مغفرت کے لئے عرض کرین۔ زیادہ نیاز

یکے از عاجزان خاکسار ... علی خانصاحب

ہاسپٹل اسسٹنٹ۔ از بربرا

دوسری لڑائی کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ زیست کا اعتبار نہین گولیان بدن کے چارون طرف بارش کی طرح آئی تہین مگر اللہ تعالے نے محفوظ رکھا ✦

الفرقان بجواب البرہان ۔ حضرۃ مولانا

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور متمیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینیجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالےٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین مین پہونچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے چاہا رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلوں مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اُسے ہی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہو جانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہو گئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار۔ تنگی روزگار اور رات دن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے سے حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان اُلجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام در قیام مین امداد فرما کر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی۔ البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجا لانے مین وہ ایک دست بازو ہو جاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجا لانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے پاکیزہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کراوین۔

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت عہ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کر سکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر متعدد پرچے سالانہ البدر کے خرید کر ان کم استطاعت احباب کو دلوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرما دین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہو کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہین؟ آپ نے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی دلسوز اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکور بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ...... ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات اور خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین ان مین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجراہی کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مدون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اسی لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین نے چاہا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان مین ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل در آمد اس پر یہ ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجاۃ کے لئے دس اخبار صرف عہ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ عہ پر اسے خرید لے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

تک اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہیں گے جن دس مسکین بھائیوں کی درخواستیں اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیاجاویگا۔

ہل جزاء الاحسان الا الاحسان

جن دوستوں پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متمیز طور پر تھی اور ان کے دل میں امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کریں اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤں کے اور انفاق مال کے جس کا ایک طریق اوپر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہوں۔

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالے کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے ماموروں اور برگزیدوں کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادۃ فتح پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس میں یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت میں داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنوں کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہیں۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا میں کوئی چوڑھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولوں کو قبول کر لیا کرے۔ اسی لئے تمام برگزیدوں کی کامیابیوں میں ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رہتا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسیطرح چلی جاوے گی۔

اس زمانے میں جبکہ اللہ تعالے نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس ساحل فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ ضد اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے ان دنوں میں جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شوخی طالع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسا کہ ازمنہ سابقہ میں راستبازوں کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزۃ سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اور الہامات غلط نکلے اور وہ سب مولوی کرم دین کے حق میں پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگوں کو صراط مستقیم سے بہکا کر اپنے مذہب شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پژوہ طبائع اس دجل میں آجاوینگی اور ان اوباشانہ تحریروں کے مطالعہ سے کیا ان کی نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہو گی؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات میں کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کی کہ وہ کامیابی ہمیں ضرور اسی بارے اور اسی دغا والے مقدمہ میں رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہو گی۔ اگر کہیں یہ صراحت یہ کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی میں صرف یہ ہے کہ مقدمات میں متقی فریق کامیاب ہو گا تو اللہ تعالے خود اپنی کلام پاک سے اسپر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عند ربک للمتقین۔

جب تک ایک مقدمہ میں اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے ...... تب تک ان ماتحت عدالتوں کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق قرار دیدینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے۔

* *

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت سے بری ہو گئے۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ میں تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس میں کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا گیا ہے۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانوں میں اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ نہ میرے مضامین ہیں اور نہ میرے دستخط۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت میں دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرم دین کے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب عدالت میں حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہیں۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون میں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزۃ رہ گئی یا گئی۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت میں ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت میں ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہیں ان کو ... حلف ... کرتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہیں ہیں اور آخر کار خدا تعالے اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعے سے اس امر پر مہر لگجاتی ہے کہ واقعی یہ خطوط مولیصاحب ہی کے ہیں تو جو لوگ ان مولوی صاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کر کے بذریعہ اخباروں یا رسالوں کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا کٹ گئی؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے میں آیا وہ دغا مستغیث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت میں اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس میں ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہیں۔

ہمارے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹروں وغیرہ کو جا لیکر امور کو مولیصاحب کی عزۃ قرار دیتے ہیں شرم میں ڈوب مرنا چاہیئے اور خدا کا خوف کرنا چاہیئے کہ کیا مسلمانوں میں اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہیں اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہیں جنکو وہ پیش کرتے ہیں۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

اندنون مین جب کہ خدا کی غیرت جوش مین ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگون نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیا جاوے اور اسکی عزۃ عظمت اور جلال دوبارہ دنیا مین قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل اور ضد اور تعصب کیوجہ سے زبانون اور قلمون کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہی اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہین خیال کیا جاتا کہ ہمارے اقوال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہی کاش خدا تعالےٰ تم کو سمجھ دی اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل ہو کہ وہ تم کو سمجھ دلوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہی جو ایک بیجا عداوۃ تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے مین کروا رہی ہے +

(۳) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر محققانہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہی کہ اس کا ایک...... حصہ حضرۃ مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے جو کہ قریب ایک سال پیشتر...... کی گئی تھین یہان پر اس کا مفصل بیان کرنا چونکہ قبل از وقت ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہین +

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہین کہ بعض عظیم الشان کامیابیون کا ابتدا خفیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہری ناکامیون سی ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ مین ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل مین بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرۃ ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمین زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کرین اور اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئین جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرۃ صلعم نے دبکر صلح کر لی۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے عظیم فائدہ پہونچا تھا خدا تعالےٰ نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلدباز دشمنون کے شور و غل اور ان کی ہو ہا پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیان جھوٹی خوشیان ہین جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے موہنون پر ندامت کی سیاہی ملین گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمین توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنون کی یہ جلدبازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر۔ یہی وہ امور ہین جو کہ ہمین دوسرون سے تمیز کراتے ہین ورنہ اگر جلدباز دشمنون کے مقابلہ پر ہم بھی جلدبازیان کرین اور وہ ہم بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظران باریک در باریک مصالح پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ایسے افعال مین رکھے ہوئے ہوتے ہین اور وہ انہی کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً و ھو خیر لکم۔ و عسیٰ ان تحبو شیئاً و ھو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر مین اب کوئی ضرورت باقی نہین رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسون یا تمام لوگون کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ مگر تاہم انشاء اللہ ایکدوا آرٹیکل

البدر کے للّٰہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈ کلارک سب کمشنر آفس ضلع لبوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر مین البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجاۃ پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاہین جو خریداری کی استطاعت نہین رکھتے چنانچہ اس ترمیم سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاوین کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کرین اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکین گے ان خریدارون کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان مین سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہین اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمین وصول ہوئی اس مین سے ابھی ۵ر باقی ہین کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر سات خریدارون کے نام اور پوری قیمت پر ۲½ خریدارون کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی کل درخواستین آجانی چاہئین خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تا کہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے +

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر مین کل ۱۲ آدمیون کا کنبہ تھا ان مین سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت مین طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت مین ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور ۱۰ اسطرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے۔

راولپنڈی مین پھر طاعون کی خبر سنی گئی ہے۔
بٹالہ اور گورداسپور مین طاعون کا زور ہو گیا ہے۔

مقدمہ ماقہ۔ کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہی غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ مین کیجاوے گی

۲۶ جون ... ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کو البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ اس مین ذکر ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو خواب مین بتلایا گیا تہا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام ڈالکر اس رویا کی حقیقت کا انکشاف چاہا سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تہا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تہا وہی لکہکر ڈاک مین ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکہا کہ اگر آپ کو یہ کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماوین اس مین ایک راز ہے اور پہر دوسرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور خواب بہی لکہدیا۔ ایک ماہ تک کچہ جواب نہ آیا کچہ دن زیادہ گذرے تہے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر مہرین ڈاکخانہ کی لگی ہوئی تہین جس سے پتہ لگتا تہا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ مین بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تہا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد مین مقیم ہین پہر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے دو خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن مین آپنے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور آپکے منجانب اللہ ہونے کے بارے مین اللہ تعالے سے اطلاع پائی تہی وہ رویا و کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر مین زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہین وہان ملاحظہ کر لئے جاوین۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا مین یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع مین ہین کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑہایا کہ اس اثناء مین آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرنی چاہئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہو لئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہان پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ مین واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے ہین۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احباب کے وجود کہ جن کو خداتعالے اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھلاتا ہے اور خود دستگیری فرماکر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی۔ نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہین ۲۴ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نور الدین صاحب کے ہان فرزند ارجمند کی ولادت کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور مین جاکر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکہا جاوے پہر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کرین اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑہاوین مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویون کے ساتہ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچہا سلوک کرین تاکہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی۔ پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غور و پرداخت اور حقوق مین کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہئے۔ اگرچہ عورتین اس بات سے ناراض ہوتی ہین مگر مین تو یہی تعلیم دونگا ہان یہ شرط ساتہ رہے گی کہ پہلی بیوی کی غور و پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہون اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکہا جاوے ورنہ ایسا نہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیون کو بہی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے یہ تقوے کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت مین کمی نہ ہو ❖

الحمد للہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے ❖

... معیت کا فخر بخشتا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہین اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اٹہاوین لیکن انہی مین سے اکثرون کی آئندہ نسل ان نشانات الہی سے فائدہ اُٹہاوے گی ❖

گذشتہ ماہ مین اور اس سے پیشتر چند نظمین دفتر البدر مین بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہین ان اصحاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس مین ایک کتاب بہی ارسال ہوتی ہے ۴ ر
ہندوستان سے باہر خارج ممالک کے لئے ۶ ر
قادیان میں پیشگی قیمت ۲ ر
بیرونجات کے احباب اگر بلاتقاضا قیمت خود ارسال کردیوین تو ۲ ر

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائیگی قیمت چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہین اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا ❖

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیوین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۱ ر کے حساب سے دئے جاوین گے۔

(۵) ہر حال مین جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفسارون یا شکایتون کے جواب نہ ملین تو کارخانہ معذور ہوگا

(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہئے اور ۱۹۰۴ء مین کچہ تغیر و تبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین ❖

بعض احباب کی خدمت مین سر الشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہین کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہین اس لئے ان کی خدمت مین التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۱ ر کے حساب سے معہ محصولڈاک۔ دفتر البدر مین پہونچادیوین تاکید ہے۔ (مینجر)

گئے۔ تحریر کیا تہا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب الفاظ مین دلوائی ہے ورنہ بذات خود ہم شاعر نہین ہین اسلئے اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کردیا جاوے چونکہ وہ نظمین قابل اصلاح نہین اس لئے درج اخبار نہین ہوئین محبان صادق اس سے ملول نہ ہون خداتعالی ان کی نیت اور محبت صادق کی انکو جزا دئے بغیر نہ چہوڑے گا۔ مینجر۔

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طبّ روحانی* بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ مین عام چرچا ہے اور جب کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ مین بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتاب مین بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان مین درج ہین ان پر مشق کرنے سے انسان صحت بنیت رکھکر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات مین یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والونے وہ مبالغے کئے ہین کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دئے ہین اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کرین۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مخالفت مین لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضون کے جواب اس مین دئے گئے ہین ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خروجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہین قیمت ہر دو حصہ ۔

سِرِّ مکتوم* ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتون سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نسا، کم حرت لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردون کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل مین ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵؍

رویائے صالحہ* اس مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ [illegible] کا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲؍

اعجاز احمدی* ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد مین اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱؍

قول صحیح* پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میان ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱؍ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین* لودیانہ کے مخالف مولویون کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱؍ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی* یعنی ٹامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی

ضیافۃ الناس* ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ۱؍

الہامی دعاء* ربک کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

کاسر پنجابی* مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ؍ ایضاً

نظم برائے مستورات بطرز کاسر مصنفہ ؍ ؍ ؍ ؍

روشنائی احمدیہ* ساختہ مرزا عبد الکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارنی ؍ اوسط قسم تاجرون کو

سر الشہادتین* ۔ اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ منجوعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وقت مین پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض* اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہین ہوتی بلکہ اندرونی قوی مین جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت قوی کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کے اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو ضرور آرام ہو جاتا ہے کہانی اور ناک مین ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید برائے بخارون اور ابتدائی ذق اور کہانسی وغیرہ کا علاج حب کا تجربہ خود قادیان مین بھی ہو چکا ہے۔

روغن بہرہ پن ۔ بشرطیکہ مادرزاد بہرہ نہ ہو اکثرون پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۱؍

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۶ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی البصر و بند نجار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجے کے اطباء کا خاندانی نسخہ فی تولہ ۱؍

مصفّی خون گولیان خالص عشبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی ہین ۴۰ گولی ۱؍

سلاجی گُلکرہ جسے ہندوستانی زبان مین روہی کہتے ہین خواہ پرانا ہو اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلاجی ۱؍

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ بے نظیر ہے زمانہ ۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہین دلون پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت ۱؍ کے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ۱؍ مجلد ۱؍ پارہ الم کی قیمت ۱؍ پارہ عم ۱؍ **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال** تمام درخواستین مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر مین

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہان مینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار رہتے ہین جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان مین لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہین اور یہ عمر بھر مین ایک دفعہ کافی ہین۔ **نمبر ۱** ۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲؍ **نمبر ۲** ۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ؍ **نمبر ۳** ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶؍ **نمبر ۴** ۔ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۱؍ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی تاجران گوجرات پنجاب

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل دوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید کیا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲؍ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا ۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی و انگریزی و مصری ٹوپیاں ولنگی ہر قسم و ہر رنگ کے۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر رنگ کے۔ بنیان۔ و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر رنگ کی۔ گیس یعنی پٹی۔ کمربند سواران و سپاہیانہ و پاجامہ ہر طرح کی۔ جوتے خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور فشو دیسی و انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ و زنانہ لکڑی کی اور سینگ کی ہر قسم۔ قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان۔ تولیہ ہر قسم کے۔ دراہی ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی ایجنٹ کوناجا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

مطبع انوار الاسلام قادیان مین ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

انوار الاسلام پریس قادیان مین محمد افضل و معراج الدین پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا